نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ معہ محصول عہ

نمبر ۲۵ - جلد ۱۰ | لودیانہ ۲۲ جون ۱۸۸۲ء | قیمت فی پرچہ ۱ آنہ

گلدستۂ اخبارات

کابل میں سردار محمد افضل خان وکیل انگریزی کی تواضع و تکریم کی نسبت بڑے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں = **ڈکہ** میں سردار **محمد افضل** خان کے استقبال کے لئے سردار محمد سلیمان کو بھیجا گیا ہے = **لنڈی کوتل** میں سردار محمد عبد الغفور خان حاکم جلال آباد وکیل انگریزی کی تواضع و تکریم کرینگے = **افریدیوں** کو فوج میں بھرتی کرنا کچھ عرصہ کے واسطے پھر ملتوی کیا گیا ہے = **سلطان** نے خدیو کو لکھا ہے کہ فوراً جنگی تیاریوں کو بند کرے = سر رابرٹ ایجرٹن صاحب سابق لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب رونق افروز لنڈن ہو گئے = **پشاور** میں ۵۰۰ گھوڑے سرکاری نیلام ہونے والے ہیں = **ایک** امریکن ہ کروڑ روپیہ کی لاگت سے لنڈن میں ہوٹل بنا رہا ہے = **سلطان** روم نے یورپین کانفرنس کا انعقاد نامنظور کیا = **چین** کے مسلمانوں نے بغاوت پر کمر کس لی ہے = **شاہ** جرمن کے ہاں پوتا پیدا ہوا ہے = **چلیوں** نے ۰۰۰ ۸ فوج سے کلجا پر قبضہ کر لیا ہے = پرنس بسمارک بیماری کے سبب چل پھر نہیں سکتے = **زار** روس کے مخالف فرقہ کی جانب سے روز مرہ خطوط پہونچتے ہیں کہ تمکو تخت نشینی سے پیشتر مار دیا جائیگا = **پنجاب** کے تمام طلبہ کی تعداد جو سرکاری مدارس میں تعلیم پاتے ہیں سال حال میں ایک لاکھ ۴۲ ہزار ۹ سو ۲۳ ہے اور خرچ ۱۳ لاکھ ۱۴ ہزار ایک سو ساٹھ روپیہ ہے = **کمیشن تعلیم** کے پریسیڈنٹ صاحب شروع اگست سے دورہ کرینگے = **امریکہ** کے پریسیڈنٹ صاحب نے اُس قانون کو نامنظور کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ چینی امریکہ سے نکالدئے جائیں = **شاہ برہما** نے ظاہر کیا ہے کہ انگریزی طریقہ پر تعلیم کا صیغہ جاری کیا جاوے = **پنجاب** میں ایک کروڑ ۹۰ لاکھ کی آبادی پر تقریباً ۱۴ لاکھ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے اور ممالک مغربی و شمالی و اودھ میں ۴ کروڑ ۴ لاکھ کی آبادی پر ۱۹ لاکھ روپیہ صرف ہوتا ہے = **بریلی** میں چیچک کا بڑا زور ہے = **بمبئی** میں بڑے زور شور سے لگاتار بارش ہو رہی ہے = **احمد آباد** کی ریلوے کثرت بارش سے رات کیوقت نہیں چل تی ہے = **بڑودہ** کی ریلوے سڑک کو بارش نے سخت صدمہ پہونچایا ہے = **بجنور** کے ضلع میں خوب بارشیں ہو رہی ہیں = **کابل** سے ایک سال میں ۵۵ لاکھ روپیہ کا اسباب تجارتی ہندوستان میں پہونچا = **قندھار** سے ۲۲ لاکھ روپیہ کا اسباب ہندوستان میں داخل ہوا = **سلطنت** روم کی جانب سے حکم جاری ہوا ہے کہ تمام انگریزوں کو جو سلطنت سے علاقہ رکھتے ہیں موقوف کئے جاویں اور بجائے اُن کے جرمنی افسر مقرر ہوں = روس سے ۳۰۰ یہودی قسطنطنیہ میں آئے ہیں اُنکی حالت تباہ ہے = **حضور قیصر** ہند کے فرزند چہارم کی شادی میں جو برتن چاندی سونے کے چنے گئے تھے اُنکی قیمت ۲ کروڑ روپیہ تھی اور ایک طلائی جانور میز پر رکھا تھا اُسمیں تین لاکھ کے جواہر جڑے ہوئے تھے یہہ جلسہ قابل دید تھا = **جرمن** کے بھروسہ پر سلطان نے روس کے مراسلہ کا جواب نہیں دیا ہے = **فرضی مہدی** جسنے موت کا دعویٰ کیا تھا اور ملک مصر میں شہر ستارہ کو فتح کر لیا تھا ایک خونریز جنگ کے بعد مارا گیا اور اُسکی فوج منتشر ہو گئی ہے = **الہ آباد** میں ۷ جون کو خوب بارش ہوئی = **خبر** ہے کہ الہ آباد کا ہائی کورٹ آگرہ کو تبدیل ہونے والا ہے = **انگلستان** کی آمدنی ۸۴ کروڑ ۹۳ لاکھ اور خرچ ۸۴ کروڑ ۶۳ لاکھ روپیہ ہے = **ٹیونس** کے قیدی جو فرانس کے جیل خانہ میں تھے فرار ہو گئے ہیں = **حاکم** بلگیریا اور روسی وزیریں جھگڑا ہو پڑا = **انگریزی وکیل** سردار محمد افضل خان صاحب بہادر ۶ جون کو کابل میں داخل ہو گئے ہیں = **بدخشان** کے باشندے ایوب خان کے طرفدار ہیں = **افواہ** ہے کہ روس کی طرف سے بھی ایک ایلچی افغانستان میں آنیوالا ہے = **حاکم** البورہ پھر کابل میں جائیگا = **خبر** ہے کہ امیر کابل اپنی تمام فوج کو خاص کابل میں جمع کریگا = **میر بچہ** سابق افغانستان کی طرف امیر کے برخلاف سازشیں کرتا پھرتا ہے = **سفیر برہما** حضور گورنر جنرل ہند سے رخصت ہو کر بہت جلد برہما کیطرف روانہ ہوگا = **تاتار** کے ڈاکو سرحد تبت میں لوٹ مار کر رہے ہیں = ریاست مرواں میں تیر اندازی اور نشانہ بازی کا مدرسہ جاری ہوا ہے = **ترکستان** کا ایک شہر سیضا جسکی آبادی ۲۵ ہزار آدمیوں کی تھی زلزلہ سے تباہ ہو گیا = **افغانستان** کے ۶ سرداروں نے اپنی ملکیت و حق حقوق شاہ ایران کے **ہاتھ** فروخت کر دئے ہیں = **سہارنپور** میں ۳ جون کو دمدار ستارہ نظر آیا = **دہلی** کی بابت خبر ہے کہ ممالک مغربی و شمالی کے متعلق ہو جاویگی =

نورافشاں

—صاحب کشف الاخبار بمبئی تحریر فرماتے ہیں کہ خاص شہر کانپور میں ایک شخص کے مکان میں آگ لگی گھر تو تمام جل گیا مگر قرآن شریف جو اُسی مکان میں رکھا تھا وہ ہر طرح سے محفوظ رہا یہہ قرآن مجید کا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے الخ +

یہاں پر اگر کوئی شخص یہہ اعتراض کرے کہ جناب عمر صاحب کے وقت جب کتب خانوں کو آگ لگی تھی تو بہت سے کتبخانہ جل گئے تھے بلکہ قرآن کا ایک صفحہ بھی نہ رہا تھا بعد میں حافظوں سے سن سنکر تمام قرآن جمع کیا اور شیعہ فرقہ کے لوگ ابتک شاکی ہیں کہ قرآن کے ۴۰ جز تھے اب اُسوقت سے صرف ۳۰ جز رہگئے ہیں تو اہل اسلام اُسکا کیا جواب دیسکتے ہیں کیا یہہ کہ اُسوقت معجزہ قرآن میں نہیں تھا اور اب معجزہ کی طاقت قرآن میں آگئی ہے۔ ہماری دانست میں تو اور کوئی جواب نظر نہیں آتا ہے سوائے اسکے کہ کانپور والی خبر غلط ہے +

ہمکو نہایت ہی تعجب ہے کہ آجکل اسلامی معجزات بہت ہی ظہور میں آرہے ہیں۔ بقول صاحب کشف الاخبار یا صاحب نورالانوار ثابت ہے کہ مسلمانوں کے خدا کے خیالات اب تبدیل ہوگئے ہیں۔ محمد صاحب تو یہہ فرماویں کہ اب معجزہ کی کچھ ضرورت نہیں اسیواسطے خدا نے مجھکو با معجزہ نہیں بھیجا اور زمانہ حال کے مسلمان معجزہ کے مقر ہوویں۔ اور بعد وفات محمد صاحب کے سبحان اللہ ہونیکے معجزات سے ثبوت دیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یا تو اُسوقت کا کلام محمد صاحب بے بنیاد تھا یا آجکل کے مسلمان بے بنیاد باتیں بتاتے ہیں +

—ہر ایک گناہ گنہگار کو خدا کے غضب اور سزا کا سزاوار بنادیتا ہے۔ پس نجات کی پہلی ہی شرط یہہ ہے کہ اس لعنت سے خلاصی ہو۔ جب تک یہہ نہ ہو تب تک گنہگار خدا سے علیحدہ رہتا ہے۔ اور کسطرح ہوسکے کہ اپنی واجبی سزا سے چھٹکارا پائے۔ نہ تو آئندہ گناہ کرنے سے باز رہسکتا ہے نہ گذشتہ گناہوں کا کفارہ دیسکتا ہے۔ ایسے حال میں جہانکے منجی یعنی مسیح کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اُسنے اپنے لوگوں کو اُس سزا سے جو اُنپر آنے والی تھی آپ سہکر خلاصی دے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ ہمارے آرام کے لئے اُسپر سیاست ہوئی +

۲- مسیح شریعت کی غلامی سے بچاتا ہے۔ احکام الٰہی کمال فرمانبرداری طلب کرتے ہیں مگر مسیح اپنے لوگوں کو شریعت کی غلامی سے آزاد کرکے فرزندانہ محبت اور بھروسہ کی روح پیدا کرکے ہمکو باپ سے ملاتا ہے +

۳- مسیح گناہ کی طاقت سے رہائی بخشتا ہے۔ درحقیقت گناہ کی غلامی ایک سخت اور بہت بھاری قید ہے۔ کوئی شخص از خود اس سے رہائی حاصل نہیں کرسکتا۔ بجُز اسکے کہ مسیح پیدا ہوا اُسکی نسبت یہہ کہا گیا تھا کہ تو اسکا نام مسیح رکھنا کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے بچاویگا +

۴- مسیح شیطان کی طاقت سے بچاتا ہے۔ ہر ایک گنہگار شیطان کی طاقت سے خوب واقف ہے کہ وہ کیسا زور آور شیر ببر کی طرح تند اور سانپ کی طرح چپڑ دشمن ہے جسکا کہ کوئی انسان بغیر مدد کے مقابلہ نہیں کرسکتا ہے۔ مسیح نے اس دشمن پر فتح پائی ہے اور وہ اُنکو جو اُسمیں ہیں شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے +

۵- مسیح اس دنیا کی اور آنیوالی دنیا کی خرابی سے بچاتا ہے اور گناہ اور شرم کے بجائے اپنے لوگوں میں پاکیزگی خوشی اور جلال پیدا کرتا ہے۔ اس امر کا ثبوت کلام ربانی مسیح کے کام اور اُسکے سچے پیروؤں کا تجربہ ہے +

—ہمارے جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے حکم دیا ہے کہ پنجاب کے ایک دو ضلعوں کی پیمائش اس نیت سے کیجاوے تاکہ اور زیادہ نہریں نکالی جاویں۔ ہمکو اُمید ہے کہ صاحب موصوف کے عہد میں بھی رعایا کی بہبودی کے لئے طرح طرح کے کام جاری ہونگے +

—بغداد کی خبر میں لکھا ہے کہ ۱۷ مئی کو جب خسوف و کسوف ہوا تو وہاں کے باشندوں نے بندوقیں اور پستول چلائے۔ مٹی کے برتن اور دھات کے ظروف بجائے اس غرض سے کہ بدروحیں ڈر جاویں +

مراسلات

رسالت بے کرامت

کچھ مدت ہوئی ہے کہ صاحب احسن الاخبار نے اپنے ایک پرچہ میں ایک جدید معجزہ کی خبر دی تھی۔ اُس معجزہ کے بطلان ہم نے اپنے ایک ایڈیٹوریل نوٹ میں ظاہر کی تھی جسکے جواب میں صاحب اخبار مذکور نے اپنے پرچہ مطبوعہ ۲۵ مئی ۹۳ء میں ایک ایڈیٹوریل مضمون دراز لکھا تھا اب اس جواب کا جواب الجواب ہمارے ایک معزز اور محقق کارسپانڈنٹ صاحب نے ہمارے پاس بغرض اندراج اخبار ارسال کیا ہے جسکو ہم بجنسہ شایع کرتے ہیں اور صاحب احسن الاخبار سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر آپ اسکا جواب دیویں تو تحقیق اور تہذیب و اخلاق کو مدنظر رکھکر اسکے جواب میں کوشش کریں۔ کہیں اپنے اُس فقرے پر کہ آپ عدالت تک نہ پہنچیں جو شاید دھمکی کے طور پر اُس موقع پر آپکے قلم سے نقل کیا ہوگا عمل نہ کریں۔ ورنہ آپ اپنے فعل سے اخبار کی سب سے افضل اور اول غرض کا خون کرینگے العاقل تکفیہ الاشارہ اور وہ مضمون یہہ ہے +

وہ لوگ نہایت افسوس انگیز ہیں جو صداقت میں بطالت اور واقع میں افسانہ آمیز کرتے ہیں۔ ایسی حالت حقیقت کے تعین کرنے کو مشکل کردیتی ہے۔ اور اکثر یا چند قوموں کی یہہ حالت دیکھکر منکر اور مخالف اُن باتوں کو بھی اگرچہ سچی اور فی الواقعی ہوں اسی فہرست میں داخل کرکے ناقابل اعتبار گردان دیتے ہیں۔ محمدیوں کی یہی حالت نظر آتی ہے کہ اُنہوں نے حضرت محمد کی واقعی زندگی پر جسکو اُن لفظوں میں قرآنی زندگی کہہ سکتے ہیں وہ باتیں بڑھائیں جن سے قرآن میں مکرر صریح انکار کیا گیا ہے۔ اور منجملہ اور باتوں کے ایک بات حضرت کا بے کرامات ہونا ہے۔ بار ہا اس امر پر گفتگو ہو چکی ہے۔ تاہم بعض لوگ ایسے ہیں جو موجودہ تحقیقاتوں سے بے علم ہیں یا بے پرواہ ہیں جو کچھ مسجدوں میں سیکھا وہ سمجھ لیتے ہیں کہ بس اسکے برخلاف کچھ ہو ہی نہیں سکتا یا ہے ہی نہیں۔ ایڈیٹر صاحب احسن الاخبار ایک ایسے ہی محمدی معلوم ہوتے ہیں۔ جنہوں نے احسن الاخبار جلد ۳ ۔ نمبر ۲۱ مطبوعہ ۲۵ مئی ۱۸۸۴ء میں قرآن کے انکار کرامات کے برخلاف کرامتیں پیش کی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ مسیحی علماء کی کتابیں کم دیکھتے ہیں یا نہیں بھی دیکھتے۔ اور اسلئے پُرانا ولولہ پھر ظاہر ہوتا ہے۔ اب اول ہماری عرض یہہ ہے کہ کتب مذکورہ کی طرف رجوع کیا جاوے اور پھر اُسپر جو کہ کمترین صلاحاً اور اصلاحاً عرض کرتا ہے بلحاظ حق شناسی نظر نگاہی فرمائی جاوے +

قول ۸ ۔ قرآن خود معجزہ ہے۔ کہ جسکی مثل تمام عالم تین آیتیں نہ لاسکا اور نہ لاسکیگا +

یہہ جھوٹھی بات ہے کیونکہ قرآن دیگر مذاہب کے دینی واقعات اور دینی رسوم اور روایات اور بے ثبوت اغلاط اور نیز محمد صاحب کے خیالات کا مجموعہ ہے۔ پس اُسکا کونسا حصہ اعجاز میں داخل ہو سکتا ہے۔ اور محال ہے یہہ بات کیونکر زیب دیتی ہے کہ تمام عالم اسکی مثل تین آیتیں نہ لاسکا اور نہ لاسکیگا ؟ ۔ قرآن کی ترکیب کی وقعی کے سبب ایسے وہم زبان پر لائے جاتے ہیں +

پھر کس بات میں قرآن ایسا معجزہ ہے۔ عبارت میں یا مضمون میں یا اپنے نزول میں یقیناً نہیں ہے اگر نزول قرآنی کو معجزہ کہا جائے تو ظاہراً یہہ خود ثبوت طلب ہے۔ یعنے یہہ معجزہ خود کسی اور معجزہ سے ثابت کئے جانیکا محتاج ہے۔ اور وہ ثابت کنندہ معجزہ یا تو قرآن کی عبارت ہے یا مضمون اور یا دونوں مگر مضمون وہ اعجاز نہیں جو اعجاز نزول کو ثابت کر سکے۔ کیونکہ اُنکی ماہیت تو وہ ہے جو ہم نے پہلے بیان کی۔ تو اس حال میں وہ خود معجزہ نہیں لیکن اعجاز نزول کے برخلاف دلیل ہے۔ رہی عبارت۔ سو معلوم ہو کہ اول تو اُسکے لاثانی ہونے پر سبکا اتفاق نہیں۔ اور پھر یہہ بات بھی متعین نہیں کہ سورۃ من مثلہٖ کا اشارہ عبارت کی طرف ہے یا مضامین کی طرف اور اسلئے اول اس بات کا فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ اس دعوے سے حضرت محمد کی کیا غرض تھی۔ عبارت سے تھی یا مضامین سے۔ ہمارا گمان غالب یہہ ہے کہ مراد مضامین سے ہے۔ نہ کہ عبارت سے اور اگر ایسا ہی ہے تو ظاہر ہے کہ قرآن از خود معجزہ نہیں ہے +

پھر اگر مراد عبارت ہی سے ہے تو حضرت کا یہہ دعوی بموجب اُنکے بیان کے کیسا بیجا ہے کہ تمام عالم اُسکے مثل تین آیتیں نہ لاسکا اور نہ لاسکیگا۔ سنسکرت اور پالی اور ژند اور یونانی اور سلاونک زبان والوں کے نزدیک یہہ دعوی کیسا بے معنے ہے۔ انکو عربی کی فصاحت کی کیا قدر ہو سکتی ہے۔ اور پھر قرآن کی عبارتکی نسبت ثابت ہو چکا ہے کہ وہ ایسی فصیح نہیں جیسے محمدی خیال کرتے ہیں بلکہ بلیت المسلمین باوجود اسکے قرآن کی عبارتکا لاثانی ہونا عمدہ موقع رکھتا تھا پیچ میں گروہ کے محاورہ میں قرآن لکھا گیا اور جو بولی حضرت محمد صاحب خود بھی بولتے تھے وہ اُنکی مادری زبان تھی اور وہ بولی عرب کی اور بولیوں سے اعلی اور فصیح تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ محمد صاحب قدرۃً اور فرقوں کی بولیوں پر فوقیت رکھتے تھے۔ اور دوسروں کی ناقص بولی اُنکے ہم وزن نہیں ہو سکتی تھی۔ اس بات سے ظاہر ہے کہ قرآن کی عبارت فقط عرب کی اور بولیوں کے مقابلہ میں افضل تھی۔ کُل عالم پر اُسکا اثر نہیں پہونچا۔ معجزہ یہہ نہیں کہ قدرتی طور سے مادری زبان سیکھ لیویں لیکن معجزہ یہہ ہے کہ ایک اعلی طور سے بن سیکھے مادری زبان یا غیر زبان سیکھیں جیسا مسیح کے رسولوں کو عطا ہوا +

قول ۹ ۔ دوسرے قرآن میں آنحضرت کے متعدد معجزات کا ذکر ہے جیسا اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر الخ ۔ معجزہ شق قمر کا بتفصیل اور دیگر معجزات کا کہ جنکو کفار جہالت کیش سحر سے نسبت دیتے تھے پورا پورا ثبوت ہے۔ جواب ۔ قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منکران نبوت کے برخلاف حضرت نے معجزات سے بار بار انکار کیا اور طرح بطرح کے عذر کئے ہیں۔ چنانچہ سورہ عمران رکوع ۱۹ ۔ ورے ۹ ہ جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمکو کہہ رکھا ہے کہ ہم یقین نہ کریں کسی رسول کا جب تک نہ لاوے ہم پاس ایک نیاز جسکو کھا جاوے آگ ۔ اسپر آپ یہ کہتے رو برو محمد صاحب کا عذر نمبر ۱۔ تو کہہ تم میں آ چکے کتنے رسول مجھہ سے پہلے نشانیاں لیکر اور یہہ بات جو تم نے کہا پھر کیوں قتل کیا تم نے اُنکو اگر تم سچے ہو۔ پھر اسکے بعد آیت میں عذر نمبر ۲ یوں کیا ہے۔ پھر اگر تجھکو جھٹلاویں تو آگے تجھ سے جھٹلائے بہت رسول جو لائے نشانیاں اور ورق اور کتاب چمکتی +

جائے غور ہے کہ انبیاء سابقین تو نشانیوں سے اپنی اپنی رسالت برخلاف منکروں کے ثابت کر گئے۔ اور پھر اگر لوگوں نے اُنکو قتل کیا تو یہہ لوگوں کا بھاری گناہ ہے۔ اور نیز وہ رسول جعلسازی کے الزام کو معجزات سے دفع کر گئے۔ مگر اُن کے ایسا کر جانے سے محمد صاحب کی رسالت ثابت نہ ہوگی۔ آپکو واجب تھا کہ اپنی رسالت کا ثبوت آپ پیش کرتے نہ کہ وہ دیگر نشانیوں کی مخالفت میں عذر ڈھونڈتے۔ آپنے کوئی ثبوت نہ دیا اور نہ اپنی جعلسازی کے الزام کو دور کیا اسلئے وہ الزام آپ پر جیوں کا تیوں رہتا ہے۔ اور اسلئے آپ کو نہ ماننے میں کچھ گناہ نہیں۔ صرف یہہ کہہ دینا کہ اگلے رسولوں کی نشانیوں کو لوگوں نے نہیں مانا اسلئے میں نشانیاں نہیں دکھاتا حضرت کی رسالت کو با کرامات ہرگز ثابت نہیں کرتا۔ یہہ باتیں بنانے کے بجائے اگر کوئی نشانی دکھا دیتے تو کیوں لوگ کہتے کہ نشانی لا نشانی لا۔ پس آپ کے معجزات سے یہہ صریح انکار ہے +

پھر سورہ بنی اسرائیل رکوع ۶ آیت ۶۱ میں اہل مکہ کے سامنے

ویسا ہی غدر کیا اور صاف کہا کہ معجزے بند ہو گئے ہیں اور ہم نے اسی سے موقوف کیں نشانیاں بھیجنی کہ اگلوں نے انکو جھٹلایا۔ یہاں سے صاف ظاہر کہ حضرت خود ہی کہتے ہیں کہ مجھ پر نشانیاں اسلئے بند ہو گئی ہیں کہ اگلوں نے رسولوں کی نشانیوں کو جھٹلایا۔ یہہ کیسا پوچ غدر ہے۔ اگر اُن کے باپ دادوں نے ایسا کیا تھا مگر انکی اولاد محمد صاحب سے کہتی ہے کہ ہم مانگیں تو نشانی دکھا۔ اب خواہ لوگ معجزہ دیکھکر پھر بھی نہ مانتے تو بھی اُنکا گناہ تو ثابت ہو جاتا۔ مگر اسحال میں تو وہ بری اور حضرت زیر ملزوم ہوتے ہیں۔ ایسوں کو حضرت کا منکر وغیرہ کہنا زیب نہیں دیتا +

پھر سورہ مذکورہ کے رکوع ۱۰ میں لکھا ہے۔ اور بولے ہم نہ مانینگے تیرا کہا جب تک تو بہا نکالے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ یا ہو جاوے تیرے واسطے ایک باغ کھجور اور انگور کا۔ پھر بہاوے تو اسکے بیچ نہریں چلاکر۔ یا گرا دے آسمان ہمپر جیسا کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے۔ یا لے آ اللہ کو اور فرشتوں کو ضامن۔ یا ہو جاوے تجکو ایک گھر سنہرا۔ یا چڑھ جاوے تو آسمان میں وغیرہ اسپر آپ یوں عذر نمبر ۳ کرتے ہیں تو کہہ سبحان اللہ میں کون ہوں مگر ایک آدمی ہوں بھیجا ہوا۔ یہاں بھی اپنے تئیں عاجز تبلاتے ہیں لوگ معجزوں کے نام لیکر معجزہ طلب کرتے ہیں کہ فلاں معجزہ دکھا۔ وہ نہیں تو دوسرا دوسرا نہیں تو تیسرا مگر آپ صاف ہی انکار کرتے ہیں اور اپنے تئیں اُن کاموں کے لائق یا قابل نہیں جانتے جو لوگ اُنسے طلب کرتے ہیں +

پھر دیکھو سورہ انعام آیت ۱۰۹-۱۱۱- اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی تاکید سے کہ اگر انکو ایک نشانی پہونچے البتہ اُسکو مانیں۔ دیکھو محمدی لوگ متعدد معجزے بیان کرتے ہیں اور منکران نبوت کہتے ہیں کہ اگر ایک نشانی دکھاوے تو اُسکو مانیں۔ ہاں لوگ تاکید سے قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ کوئی نشانی دکھا ہم مانینگے۔ مگر آپ بسبب معجزات کی نداری کے باتوں میں بات ٹال دیتے تھے۔ عذر نمبر ۴ یہہ گھڑ کر سنایا کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں۔ اور تم مسلمان کیا خبر رکھتے ہو کہ جب وے آوینگے تو وے نہ مانینگے۔ اور اگر ہم اُنپر اُتاریں فرشتے اور اُنسے بولیں مُردے اور جلادیں ہم ہر چیز کو اُنکے سامنے ہرگز ماننے والے نہیں۔ ظاہر ہے کہ معجزہ برخلاف منکروں کے ثبوت نبوت کے لئے ضروری تھا نہ کہ ایمانداروں کے لئے۔ مگر حضرت اپنی ناقابلیت کو لوگوں کو بے ایمان کہکر چھپاتے ہیں ہمیں نہایت خوشی ہوتی اگر حضرت ایسا نہ کہتے اور کچھ کرکے دکھاتے +

پھر سورہ عنکبوت رکوع ۵ آیت ۴۹ میں مکہ والے پھر کہتے ہیں۔ کیوں نہ اُتریں اسپر نشانیاں اسکے رب سے؟ شاید مکہ والوں یا ناظرین کو گمان ہو کہ اسقدر تنگ کئے جانے کے بعد کوئی معجزہ دکھایا جاویگا۔ نہیں۔ پھر عذر نمبر ۵ کرتے ہیں اور صاف کہتے ہیں کہ تو کہہ نشانیاں تو ہیں اختیار میں اللہ کے۔ اور میں تو یہی سُنانیوالا ہوں کھولکر۔ یہاں آپ صرف سُنانیوالے ٹھہرتے ہیں اور معجزے کرنیوالا اللہ ہے۔ بجائے کوئی معجزہ دکھانے کے آپ قرآن کو پیش کرتے ہیں کہ کیا انکو بس نہیں کہ ہم نے تجھ پر اُتاری کتاب کہ اُنپر پڑھی جاتی ہے۔ ظاہر اً یہہ کتاب اور معجزوں کو خارج کرتی ہے اور اُنکے لئے اسکو کافی کہا ہے +

پھر سورہ طٰہٰ رکوع ۸ میں اہل مکہ پھر متقاضی ہیں کہ یہہ کیوں نہیں لے آتا ہمپاس کوئی نشانی اپنے رب سے دیکھو اہل مکہ چاہتے ہیں کہ کوئی بھی معجزہ دیکھیں۔ مگر آپکا عذر نمبر ۶ یہہ ہے کہ کیا پہونچ نہیں چکی انکو نشانی اگلی کتابوں میں کی + اگلی کتابوں میں تو رسولوں کی نشانیاں بے شک پائی جاتی تھیں۔ مگر محمد کی رسالت سے انکو کیا واسطہ اگلے نبیوں پر تو اعتراض نہ تھا مگر اعتراض محمد صاحب کی رسالت پر تھا اور آپ اس اعتراض کو خوب ثابت کرتے ہیں۔ معجزے کرنے والوں کے یہہ طور اور یہہ عذر خواہیاں نہیں ہوتیں۔ وہ تو کبھی بلا مانگے اور کبھی مانگنے پر لینے ہر طرح سے ثبوت نبوت میں معجزے دکھاتے تھے۔ مگر حضرت تو انکار کرتے ہیں۔ اور طاقت اعجاز کی ناداری کے مقر ہیں +

ایک اور مثال اور پھر بس۔ سورہ انعام رکوع ۷۔ آیت ۵۸ میں مسطور ہے۔ تو کہہ اگر میرے پاس ہو جسکی شتابی کرتے ہو تو فیصل ہو چکے کام میرے تمہارے بیچ۔ یہاں کہنے والونے کھلا کھلی کہدیا کہ جو تم چاہتے ہو وہ میرے پاس نہیں اگر ہوتا تو فیصلہ ہو جاتا +

پس مقامات منقولہ سے ظاہر ہے کہ لوگوں نے بار بار طرح بطرح محمد صاحب سے معجزے طلب کئے مگر آپ نے کبھی تو کہدیا کہ اگلی کتابوں میں معجزے ہیں۔ کبھی یہہ کہ اللہ کے پاس ہیں۔ کبھی یہہ کہ میں تو صرف سُنانیوالا ہوں۔ کبھی یہہ کہ معجزے موقوف ہو گئے ہیں۔ اور کبھی یہہ کہ لوگ انکو مانینگے نہیں اُنکا معجزہ کی کوئی صورت باقی نہ رہی۔ ہر طرح انکار کیا۔ اور نہ کبھی آپنے اور نہ اُنکے مخالفوں نے اس بات کا اظہار یا تکرار کیا کہ دیکھو میں نے فلاں معجزہ کیا اور تم نے نہ مانا۔ یا کہ ہم نے تیرا فلاں معجزہ دیکھا تھا پر کوئی اور بھی دکھا۔ ہاں وہ معجزے جو محمدی محمد صاحب کو منسوب کرتے ہیں محمد اُنسے واقف بھی نہیں ہے چنانچہ اگر سات سو بھوکھوں کو سیر کیا ہوتا (بطریق اعجاز) اور سنگ ریزوں سے کلام کرنا۔ ستون کا غم ہجرت سے روبرو خلقت کے گریہ وزاری کرنا یا انگلیوں سے پانی بکثرت جاری ہونا۔ سوسمار مردہ کا زندہ ہو کر بزبان فصیح کلمہ شہادت پڑھنا چاند کو دو ٹکڑے کر دینا اگر حضرت کو ان معجزات کا تجربہ ملا ہوتا تو لوگوں کے آگے ایسی لاچاری نہ ظاہر کرتے اور ان معجزات کا حوالہ دیتے اور اگر منکر اُنہیں دیکھتے تو اسطرح متقاضی نشانیوں کے نہ رہتے اور جیسا محمد صاحب کہتے ہیں کام فیصل ہو جاتا۔ یہہ حضرت محمد پر بہتان لگانا ہے۔ محدث اسلام بہتیرے معجزے محمد صاحب کو منسوب کرتے ہیں جو انکی حالت بے دینی اور گمراہی میں ہوئے یعنی نبی ہونے کے پہلے۔ اسحالت میں معجزوں کے کیا معنے ہیں کچھ صرف شاعروں نے حضرت کی پاس خاطر دکھائی ہے۔ اور اپنے اعتبار کو پامال کیا ہے۔ اور جب لوگوں نے محمد صاحب کو ساحر کہا تو یہہ حضرت کا

کوئی معجزہ دیکھ کر نہیں کہا اور نہ محمد نے اُنکے جواب میں اُنکے لیے
معجزے کی کچھ تفصیل کی۔ دیکھو سورہ والصافات آیت ۱۴۔ اور جب
سنا۔۔۔ انکو ہماری باتیں کھلی کہتے ہیں منکر سچی بات کو جب اُن تک
پہونچی یہہ جادو ہے صریح۔ پھر سورہ صافات آیت ۱۴ و ۱۵۔ اور جب
دیکھیں کچھ نشانی ہنسی میں ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں اور
کچھ نہیں یہہ جادو ہے کھلا۔ پہلے مقام سے صاف صریح ہے کہ سحر
سے مُراد آیات قرآنی ہے۔ اور دوسری میں بھی اگر نشانی سے
مراد معجزہ لیا جاوے تو بھی ظاہر ہے کہ یہاں محمد کے کسی معجزہ کا ذکر
نہیں۔ لیکن اگلے نبیوں کی نشانی کی طرف اشارہ ہے۔ اور اُنہیں
منکروں کے انکار سے یہہ نتیجہ نکالا ہوا ہے۔ غرضکہ محمد صاحب
کو ساحر کہنا اُن کے معجزے کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ اور جب
حضرت کے انکار کو پیش نظر رکھیں تو یہہ بات اُن کے معجزے
کرنے کے لئے کوئی دلیل ثابت نہیں ہوتی +

پھر سورہ قمر آیت ۲ جسکا ایڈیٹر صاحب نے حوالہ دیا ہے
سے یعنے اگر دیکھیں کوئی نشانی ٹال دیں اور کہیں یہہ جادو ہے
چلا آتا۔ اسمیں اور نقل کئے آیتوں میں بھی معجزے سے انکار
پایا جاتا ہے۔ یعنے اگر دیکھیں کوئی نشانی تو اُسکو جادو کہیں اسلئے
دکھائی نہیں جاتی کسی خاص معجزہ کی طرف اشارہ نہیں ہے۔ یہہ
آیت اور سورہ صافات کی آیت ۱۴ و ۱۵ ایک ہی مطلب ادا کرتی
ہیں۔ اور یہہ اُسی طرز پر ہیں یعنے ان میں نشانیوں کی نسبت
ویسی ہی شرط لگائی گئی ہے جیسے ہم نے پیشتر بیان کیا۔ یعنے اگر ہم
اُنپر اُتاریں فرشتے اور اُنسے بولیں مردے اور جلادیں ہم ہر چیز کو
اُن کے سامنے ہرگز ماننے والے نہیں۔ سورہ انعام آیت
۱۱۱۔ اس سے یہہ ظاہر نہیں ہوتا کہ حضرت نے کوئی فرشتہ
اُنہیں دکھایا یا کوئی مردہ جلایا۔ مگر غرض یہہ ہے کہ ایسا واقع
ہو تو بھی لوگ نہ مانینگے۔ اسیطرح سورہ قمر اور سورہ صافات
کی آیات کا بیان ہے۔ اور یہہ نہیں کہ حضرت نے کوئی نشانی
دکھائی اور لوگوں نے اُسے سحر کہہ دیا۔ لیکن یہہ کہ اگر کوئی
معجزہ واقع ہو تو یہہ لوگ اُسے جادو کہینگے۔ پس اس سے
بھی نفی معجزات کی قایم ہوتی ہے۔ باوجود اسکے اگر پھر بھی
حضرت کے معجزے نتیج کئے جاتے ہیں۔ تو اُن معجزات کی
جنہوں نے منکروں کو موقع دیا کہ اُنکے سبب سے حضرت کو
ساحر کہیں اور اُن کے معجزوں کو سحر کہیں اُنکی تشخیص قرآن سے
کی جاوے تاکہ وہ انکار معجزات یا اُن کے عذر جسنے اپنی
کمزوری کو چھپاتے تھے [illegible] کرامات ثابت ہوئیں۔
مگر یہہ بات ہر کوئی جانتا ہے اور آپ بھی واقف ہونگے کہ قرآن
میں ندارد ہے۔ اور صرف حدیثوں کا غوغا ہے کہ حضرت محمد نے
صدہا معجزے کئے حالانکہ قرآن کہتا ہے کہ اُنہوں نے ایک
بھی نہیں کیا +

شق القمر کی بابت معلوم ہو۔ اگرچہ صاحب احسن الاخبار
نے قرآن سے آیت پیش کی اور بڑے فخر سے اُسکو آنحضرت
کا معجزہ کہا ہے تاہم بعد تحقیق کے قرآن سے اُسکے معجزہ ہونے کا
ثبوت حاصل نہیں ہے۔ اگر محمد صاحب کا مطلب ہوتا کہ یہہ میرا معجزہ
ہے تو صاف کہتے کہ میں نے یہہ کرامات دکھائی ہے۔ اور اُسکو
خلاف منکروں کے ثبوت نبوت میں پیش کرتے کیونکہ لوگوں
نے آپ کو اس امر میں بہت تنگ کر رکھا تھا تو آپ اس موقع
کو غنیمت جانکر قوی طور سے اُنکا مقابلہ کرتے۔ اور نیز اس
جملہ میں کوئی فاعل معین کرتے اور خصوصاً اپنی طرف منسوب
کرتے۔ مگر یہہ باتیں حضرت نے نہ سوچیں اور نہ کہیں۔ تو اس
آیت سے معجزہ شق القمر تصور کرنا محمد کو انکار معجزہ سے بری
کرنے کا حیلہ ہے کیونکہ صاحب۔ الساعت سے کیا مراد ہے قرآن کی رو سے
ہر موقع میں یہہ لفظ قیامت پر بولا گیا ہے تو اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ سورہ
قمر کی آیت اول میں اُسکا بھی استعمال نہیں ہے۔ اگر اس بات کا کوئی
ثبوت ہے تو وہ یہہ ہوگا کہ یہہ معجزہ شق القمر ہے اسلئے یہاں الساعت
سے مراد قیامت نہیں ہے۔ مگر یہہ تو معجزہ کو فرض کر کے متن کی تعبیر
کرنا ہے۔ ایسا نہ ہونا چاہئے۔ اور معلوم ہو کہ جب آپ اس معجزہ کی
نسبت سورہ کو معین ثابت کرینگے تب ہم تواریخ ہجرت اس معجزہ کے
طلب کرینگے اور جب اس طور سے سبطرح تسلی ہو جائیگی تو ہم مان لینگے کہ حضرت محمد
نے نفی معجزات کے برخلاف یہہ معجزہ دکھایا اور یوں اپنے قول کو توڑ نقل
سے غلط ثابت کیا۔ اور ابھی تو اس امر کو محقق جانتے ہیں
کہ محمد نے کوئی معجزہ نہیں کیا کیونکہ نہیں کر سکتے تھے +

راقم ایک محقق۔ سیالکوٹ۔

خط

ہمارے ایڈیٹر صاحب نورافشاں۔

تسلیم۔ بمبئی ٹراکٹ سوسیٹی کی تحریک سے جناب ریورنڈ بابا پدمنجی صاحب مسیح کی لائیف مرہٹی میں تصنیف کر رہے ہیں۔ پانچ حصہ چھپ کے شایع ہوگئے ہیں غالباً اور بھی چھہ سات حصہ شایع ہونگے۔ آپ نے نہایت معتبر انگریزی کتابوں سے مضامین اخذ کئے ہیں۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ یہہ کتاب غیر مذہب کے لوگوں خصوصاً عیسائیوں کے لئے ایک عمدہ روحانی اثر اور جوش پیدا کریگی۔ ہم گوارہ نہیں کرتے کہ اس نادر کتاب کے پہلے حصہ سے اکیلے ہی محفوظ ہوں اور اپنے پیارے منشی عبدالرزاق اور ریورنڈ گریو صاحب کو (جنکی تحریک سے ترجمہ کیا ہے) بہرہ مند نکریں۔ لہذا ہم نے اصل مفہوم کو اپنے لفظوں میں ادا کیا ہے +

اب پیارے اڈیٹر نورافشاں سے گذارش ہے کہ ازراہ الطاف ہفتہ وار اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہہ دیا کریں عین عنایت اور نوازش ہوگی + راقم

حسام الدین بمبئی گرگام روڈ

واقعات مسیح

حصہ اول

مسیح کی ولادت۔ بچپن۔ اور جوانی ماہ اکتوبر رومی [illegible] سے جنوری [illegible] قبل [illegible] سے [illegible] تک +

باب پہلا

گو دنیا میں بہت سے واقعات گذرے ہیں مگر زمانہ قدیم

میں یعنی تخمیناً ایک ہزار آٹھ سو بیاسی برس کے بعد ایک واقع یروشلم میں (مسیح کی ولادت کا) گذرا نہایت حیرت انگیز اور تعجب افزا ہے +

۵۲- بیت لحم ایک قریہ کا نام ہے جو یروشلم سے شمال کیجانب تخمیناً تین کوس کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ ضلع یہودیہ میں ایک اور بیت اللحم نامی قریہ ہے اُسے وا اُسکا شہر بھی کہتے ہیں۔ جسکا پیغمبر بہ نسبت اور یہودیہ کے دھاتوں کے بیت اللحم کو چھوٹا بتلاتے ہیں اِس قریہ میں بہت سے واقعات ایسے گذرے ہیں جنکا ذکر اِس مقام پر بے لطف نہوگا اِسمیں تا واقعات عہد عتیق سے انتخاب کئے ہیں ۵۳ موآبی روت مسمی عزر کے کھیت میں بالیں چنتی تھیں ۵۴ حضرت داؤد کے والد مسمی یسی وہاں پیدا ہوئے ۵۵ حضرت صموئیل نے حضرت داؤد کو مسح بھی وہاں کیا ۵۶ حضرت میکا (۵-۲) کی ایک پیشین گوئی تھی کہ مسیح کی ولادت بیت اللحم میں ہوگی۔ یہودی اُسکی تکمیل کے بڑے منتظر تھے یہہ پیشین گوئی ایک عجیب صورت سے پوری ہوئی۔ اگر ہم اُسکی تحقیقات کیا چاہتے ہیں مسیح کی ولادت کے پہلے تھوڑے دور کے زمانہ کی طرف چلے جائیں پھر اُسکے سمجھنے میں کچھ دقت نہوگی +

۵۷ یوسف کا خاص مسکن ناصرہ تھا۔ ناصرہ ضلع گلیل کی شمالی جانب واقع ہے یوسف حضرت داؤد کی نسل سے تھے (متی ۱-۱۰ لوقا ۳-۳) یوسف کا خاندان حالت افلاس میں تھا انجیل میں بدون اسبات کے کہ وہ پیشہ نجاری کرتے تھے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ البتہ یہہ لکھا ہے کہ آپ مرد باخدا تھے مگر مورخان قدیم لکھتے ہیں کہ آپ اپنے فن میں لیاقت نہ رکھتے تھے اِسلئے اسباب غربت کے بھی گھر میں قلت رہا کرتی تھی +

۵۸ بیوی مریم کے والد کا نام ایلی تھا وہ خاص ناصرہ کے باشندہ تھے اُنکی والدہ بیت اللحم کی متوطن تھیں نام اُنکا حنا تھا۔ بیوی مریم باکرہ تھیں۔ اُنکی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی تھی۔ نکاح کی رسم ادا ہونے کے پہلے ایک حیرت انگیز ماجرا وقوع میں آیا۔ ایک روز خدا کا فرشتہ یہہ پیغام لیکے اُنکے پاس آیا کہ "تو نے خدا کے حضور فضل پایا اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُسکا نام یسوع رکھے گی" یہہ اوپرا پیغام سنتے ہی آپ ڈر گئیں کلیجہ دھک سا ہو گیا اور گھبرا کر پوچھنے لگیں "یہہ کیونکر ہوگا" فرشتے نے کہا "روح القدس تجھپر اُترے گی اور خدائے تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھپر ہوگا" یہہ کام انسان کی قدرت سے نہوگا بلکہ اُس امر میں روح القدس کا ید قدرت جلوہ گر ہوگا۔ وہ ابن اللہ بھی کہلائیگا +

۵۹ نبوت تھی کہ مسیح کنواری سے پیدا ہوگا پس آپ حاملہ ہوئیں اور وہ مقدس آسمانی پیغام بہت صاف سمجھا گیا۔ باقی آئندہ

دینی ظلم کی کم عمری

جسکے ایشیا۔ یورپ اور افریکا شاہد ہیں

۱- اگر حقیقتاً خدا کو منظور تھا کہ منکروں اور مخالفوں کو زبردستی مسلمان کرے اور اِس مدعا کی تعمیل کے لئے بڑے زور شور سے تلواریں چلوئیں تاکہ اس کار خیر (!!) کو اسطور سے پورا کرے + تو پھر وہ دینی تلوار کیوں رک گئی ہے وہ حکم الٰہی کس وقت اور کس سبب سے موقوف ہوا ہے +

۲- مدت سے وہ دینی ظلم موقوف ہو گیا ہے اور محمد اور اُس کے خلیفوں نے اُسکو پورا نہ کر لیا تھا۔ اور لفظوں میں یوں کہیں کہ خدا اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو چکا تھا اور نہ محمد اور اُنکے خلیفوں کے ہمعصروں کی نسبت محمد اور قرآن کے مخالف اور متردد کچھ کم ہیں +

پس تو اُسکا اگر یہہ سبب صحیح نہیں تو اور کیا ہے کہ محمد نے خدا کے حکم کے لپیٹ میں اپنی دلی دشمنی اور حرص تیاری کو پورا کرنے کی غرض سے یہہ ترغیب اور حکم دیا تھا +

۳- مگر خدا کو جو بخانا منظور تھا اور اسلئے بند ہو گیا۔ بلکہ یہانتک نوبت پہونچ گئی اور پہونچتی جاتی ہے کہ محمدی سلطنت کا زور ٹوٹ گیا تھا اور اب اور بھی ضعیف ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس حکم کی تعمیل دشوار ہو گئی ہے۔ ہو نہیں سکتی۔ جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ خدا محمد سے کبھی ہم کلام نہیں ہوا۔ یہہ صرف ایک بادشاہی حرص کا ولولہ تھا۔ سو اب نابود دیکھ کے یہہ بھی مرا چاہتا ہے جیسا اور بہتیرے ختم ہو چکے ہیں +

حاصل یہہ کہ نہ خدا محمد سے ہم کلام ہوا اور نہ دین اسلام کا رواج پانا خدا کی طرف سے ہے پیرا اور دان اہل اسلام اپنے مذہب کی حقیقتوں سے تحقیق کریں تو اُمید ہے کہ اُسکے تارک ہونگے +

راقم محقق سیالکوٹی

خط

ایڈیٹر صاحب نورافشاں سلامت۔

تسلیم۔ یہہ چند سوال صاحب دریافت کے شغل کیواسطے خدمت شریف میں ارسال ہیں اُمید ہے کہ کسی گوشہ اخبار میں جگہہ پاویں +

سوالات حساب حل طلب۔ سوال اوّل۔ اجزا ضربی کے دریافت کرنے کا قاعدہ جناب بشپ کلنز و صاحب نے اپنے حساب کی کتاب میں یوں تحریر فرمایا ہے کہ جس رقم کی اکائی ۲ پر تقسیم ہو تو کل رقم بھی ۲ پر بلا باقی تقسیم ہو جائیگی مثلاً ۱۲۶ کی اکائی ۶ تقسیم ہو جاتی ہے ۲ پر تو کل رقم ۱۲۶ بلا باقی تقسیم ہوگی ۲ پر +

پھر جس رقم کی اکائی اور دہائی تقسیم ہوں ۴ پر تو کل رقم بھی بلا باقی ۴ پر تقسیم ہو جائیگی مثلاً ۵۳۶ رقم کی اکائی اور دہائی دونوں مراتب ۳۶ تقسیم ہو جاتی ہے ۴ پر تو کل رقم ۵۳۶ بلا باقی تقسیم ہو جائیگی ۴ پر +

پھر جس رقم کی اکائی دہائی اور سیکڑہ تینوں مراتب ۸ پر تقسیم ہو سکیں تو کل رقم بھی ۸ پر بلا باقی تقسیم ہو جائیگی مثلاً ۵۱۷۶ رقم کی اکائی دہائی اور سیکڑہ تینوں مراتب ۱۷۶ پر تقسیم ہوتی ہیں ۸ پر تو کل رقم ۵۱۷۶ بلا باقی تقسیم ہو جائیگی ۸ پر +

علیٰ ہٰذالقیاس ۱۶ کے واسطے ۴ مراتب اور ۳۲ کے واسطے ۵ مراتب وغیرہ۔ قاعدہ مذکورہ بالا کا ثبوت و بیان کیا ہے +

سوال دوم - جب دو رقموں کا حاصل ضرب کسی رقم پر تقسیم کرنا منظور ہو تو آسان قاعدہ یہ ہے۔ مقسوم علیہ کو مضروب میں سے تفریق کرو اور باقی کو مضروب فیہ کے نیچے لکھو پھر مقسوم علیہ کو مضروب فیہ میں سے تفریق کرو اور باقی کو مضروب کے نیچے لکھو بعد ازاں مضروب اور اُسکے نیچے کی باقی کا مجموعہ عدد صحیح ہوگا ویسا ہی مضروب فیہ اور اُسکے نیچے کی باقی کا مجموعہ عدد صحیح ہوگا اور دونوں باقیوں کی حاصل ضرب شمار کنندہ اور مقسوم علیہ مخرج نسب نما ہوگا کسر کیواسطے اس قاعدہ سے عمل بہت کم ہوجاتا ہے مثلاً

$$\frac{15 \times 13}{12} = 16\frac{3}{12} = 16\frac{1}{4}$$

$$= 13 - 12 + 15 + \frac{(13-12)(15-12)}{12} = 16\frac{3}{12}$$

قاعدہ مذکور کا ثبوت اور وجہ تسمیہ کیا ہے +

سوال حل طلب متعلق علم طبعیات

کیا سبب ہے کہ بعض درختوں کی لکڑی کی آگ بقدر قائم رہتی ہے کہ انگارہ بشکل راکھ کے ہوکر معدوم ہوجاتا ہے اور بعض درختونکی لکڑی کی آگ سپر دسے نکلتے ہی بشکل کوئلہ ہوجاتی ہے +

لوگ ہند میں دو فرقے ہیں جو اکثر دفعہ کو جائیز اور دوسری ناجائیز ٹھہراتے ہیں اسکا جواب دیجئے +

راقم تحائیل چارلس سکنڈ ماسٹر سکول بونڈی ریاست کپورتھلہ

خط

جناب اڈیٹر صاحب سلامت -

تسلیم - مزاج شریف چند سوالات حل طلب ارسال حضور ہیں برائے مہربانی بصورت گنجایش اپنے اخبار صداقت نشان کے کسی گوشہ میں جگہہ دیکر ممنون فرمادیں +

سوالات حل طلب

(۱) - ایک ایسا عدد دریافت کرو کہ اگر اسکو تین پر تقسیم کریں تو باقی دو رہیں اور اگر پانچ پر تو باقی چار اور اگر سات پر تو باقی ایک +

(۲) ایکشخص بادشاہ کے پاس کئی ایک گھوڑے لایا - بادشاہ نے حکم دیا کہ انکو بارہ اصطبلوں میں اسطرح باندھو کہ دوسرے میں پہلے کی نسبت ڈیوڑھے اور تیسرے میں دوسرے کی نسبت ڈیوڑھے اسیطرح باقی اندر تھیں - تو بتاؤ کہ پہلے اصطبل میں کتنے گھوڑے باندھے گئے اور کل کتنے تھے +

(۳) پانچ زمیندار ایک گاؤں سے اناج لیکر فروخت کرنیکے واسطے کسی شہر کو روانہ ہوئے پہلے کے پاس ستر من اور دوسرے کے پاس اسی من اور تیسرے کے ساٹھ من اور چوتھے کے چالیس من اور پانچویں کے بیس من اناج تھا تو بتاؤ کہ وہ کن دو نرخوں سے اناج کو فروخت کریں کہ روپیہ سبکو برابر برابر ملے +

(۴) کسی رقم کا ایک سال کا سود پچیس پونڈ ہے اور اصل کا ایک سال کا ۴۰ پونڈ تو شرح فیصدی اور رقم بتاؤ +

(۵) ایک دولتمند بادشاہ کی ملاقات کیواسطے کچھ موتی ساتھ لیکر گیا جب وہ پہلے دروازہ پر پہنچا تو دربان نے منع کیا اُسنے اپنے موتیونکا نصف دیدیا اور ایک لے لیا اور اُسیطرح دوسرے دربان سے کیا اور دربان پچاس تھے تو بتاؤ کتنے موتی لیکر گیا تھا اور کتنے بادشاہ کی نذر کئے اور کتنے دربانوں نے لئے + خدا بخش وجیلام سکنان لودیانہ محلہ نوگھرہ

خط

جناب اڈیٹر صاحب دام اقبالہ +

بعد آداب و تسلیمات کے گذارش ہے کہ چند سوالات حل طلب اخبار مورخہ ۸ جون سنہ حال مولا بخش صاحب سب پوسٹ ماسٹر ہریانہ کی میری نظر پڑے جیسا کہ میری فہم ناقص میں آئے حل کرکے ارسال ہیں - براہ مہربانی و نوازش اخبار کے کسی گوشہ میں جگہہ دیکر کمترین کو ممتاز فرمادیں +

(۱) جواب ۲۵ +

اب عمل آخر سے شروع کیا یعنے راجہ نے جج کو تقسیم کیا تو دو دو موتی آئے - پس جسوقت تیسری رانی آئی تھی اسوقت اُسنے تین برابر حصہ کئے تھے ایک باقی بچا تھا پس وہ ایک فالتو اور ایک حصہ لیگئی اور دو حصہ چھوڑ گئی تو وہ ۶ موتی جو راجہ نے جج کو تقسیم کئے دو حصہ تھے تو تین حصہ ۹ ہوئے اور ایک فالتو تو ۱۰ ہوئے پس جسوقت تیسری رانی آئی تھی اسوقت ۱۰ باقی تھے - مگر جب دوسری رانی آئی تھی تو اُسنے بھی تین حصہ کئے تھے اور جو ایک فالتو بچا تھا اور وہ ایک حصہ اور فالتو لے گئی تھی اور دو حصہ چھوڑ گئی تھی پس وہ ۱۰ دو حصہ تھے اور تین حصہ ۱۵ ہوئے اور ایک فالتو تھا تو ۱۶ ہوئے یعنے جسوقت دوسری رانی آئی اُسوقت ۱۶ موتی تھے اور جب پہلی آئی تھی تو اُسنے بھی تین حصہ کئے تھے اور ایک فالتو بچا تھا اور دو حصہ چھوڑ گئی تھی تو ۱۶ دو حصہ تھے اور تین حصہ ۲۴ ہوئے اور ایک فالتو تو کل ۲۵ تھے - یہی جواب ہے +

(۲) $\frac{1\ 2\ 3\ 4\ 5\ 6\ 7\ 8\ 9 = 45}{2\ 3\ 4\ 5\ 7\ 9\ 1\ 4\ 6\ 8 = 45}$ ان تمام کو جمع کیا -

۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴، ۳ ۲ ۱ = ۴۵ ان تمام کو جمع کیا -

(۳) تین نو اسطرح لکھو کہ ۱۰۰ پڑھا جاوے -

$$\left(9\frac{9}{9}\right)^2 = \left(\frac{90}{9}\right)^2 = \frac{8100}{81} = 100 \text{ جواب}$$

راقم کمترین شب نرائن از مشن جالندھر

سوالات حل طلب

(۱) ایک مستطیل کا رقبہ ۱۲۰۰ گز ہے اور طول بہ نسبت عرض کے ۵ گنا اور ۴۰ ہے تو عرض اور طول بتاؤ +

(۲) دو شخص ملکر ایک کام $6\frac{2}{3}$ دن میں کرتے ہیں اور ایک کو دوسرے کی نسبت ۳ دن زیادہ لگتے ہیں تو بتاؤ علیحدہ علیحدہ کتنے دنوں میں کرینگے +

سرکاری خبر - جب مسٹر ٹی ٹراورڈ صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ گورداسپور ماہ جولائی آئندہ میں رخصت پر جاوینگے تو بجائے اُن کے مسٹر ڈبلیو او کلارک صاحب اسسٹنٹ کمشنر کام کرینگے +

مسٹر جی - اے گرینٹ صاحب اسسٹنٹ کمشنر ضلع

سے پشاور کو اور مسٹر ڈبلیو جے شاک صاحب اسسٹنٹ کمشنر پشاور سے نخلہ کو تبدیل ہوئے ہیں*

مسٹر ڈبلیو آر ایچ مرک صاحب اسسٹنٹ کمشنر مردان نے تین ماہ کی رخصت رعایتی حاصل کی ہے اور بجائے اُنکے مسٹر جی۔ سی۔ واکر صاحب کام کرینگے۔

پنڈت چندر لال اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پشاور نے تین مہینہ کی رعایتی رخصت حاصل کی ہے*

مسٹر مومن صاحب اسسٹنٹ کمشنر خاص کام سے سبکدوش ہوکر ضلع پشاور میں کام کرینگے*

اخبارات تار برقی

قاہرہ۔ ۹ جون۔ درویش پاشا نے خدیو مصر اور عربی پاشا وغیر ملک کے کانسلوں سے ملاقات کی قطعی کوئی تجویز ہنوز قرار نہیں پائی*

طہران۔ ۱۰ جون۔ ۲ ہزار ترکمان روسی فوج میں بمقام اسکاباد بھرتی کئے گئے*

لنڈن۔ ۱۱ جون۔ ۱ بجے رات۔ اسکندریہ میں سخت بلوہ ہوا دیسی باشندوں نے اہل یورپ پر حملہ کیا۔ چند یوروپین مارے گئے اور زخمی ہوئے اکثر مکانات منہدم برباد کئے مسٹر کوکنس انگریزی کانسل و جج چیف کنسولر کورٹ سخت زخمی ہوئے۔ سو پرب آہنی جہاز کا انجنیر گولی سے مارا گیا جنگی فوج نے پانچ گھنٹہ بعد مفسدوں کو منتشر کر پایا۔ اب امن ہے*

قاہرہ۔ ۱۰ جون سخت بلوہ دیسی باشندوں اور باشندگان مالٹا میں ہوا۔ ۲۰ مارے گئے انگریزی اور اٹلی کے دونوں کانسل نہایت زخمی ہیں فوجی مدد سے اب امن ہے*

قاہرہ۔ ۱۱ جون۔ درویش پاشا نے مجلس شورہ اور فوجی افسروں سے بعد ملاقات اطاعت سلطان کا حکم دیا۔

اسکندریہ۔ ۱۲ جون کل کے بلوہ میں ۶۶ یوروپین مارے گئے باقی یوروپین ملک سے نکل رہے ہیں*

قاہرہ۔ ۱۲ جون۔ باشندہ مالٹا نے عرب کے چھری ماری تھی اسی پر عموماً لڑائی ہونے لگی ۲۷ یوروپین مارے گئے ہیں اور بہت زخمی ہیں یونانی کانسل کے ساتھ مصری سپاہیوں نے برتاؤ کیا۔ انگریزی کانسل اسکندریہ کی حالت اچھی ہے یقیناً آرام ہو جائیگا عربی بوجہ حالتیں سب طرح کامیاب ہیں درویش پاشا سے وعدہ کیا ہے کہ خدیو کے مطیع رہینگے اور انتظام قایم رکھیں گے*

لودیانہ

سنا ہے کہ شہر کے لوگوں نے ایک عرضی بدیں مضمون کہ کمہاروں کے آوے شہر کے اندر جسقدر رکھتے ہیں وے شہر کے باہر کسی خاص جگہہ پر لگائے جاویں اور اُن کے لئے شہر سے باہر جگہہ مقرر ہو تحریر کرکے اور قریب ۳۰۰ آدمیوں کے دستخط کرا کے میونسپل کمیٹی میں گذرانی ہے*

کچھ عرصہ ہوا کہ چونہ پزوں کو جو شہر کے اندر چونہ پھونکتے تھے میونسپل کمیٹی کی طرف سے حکم ہوا تھا کہ تم اپنی بھٹیاں شہر کے باہر لگاؤ چنانچہ اس حکم کی تعمیل بخوبی عمل میں آئی۔ مگر کمہاروں کے آوے بدستور شہر کے اندر قایم رہے۔ اگرچہ شہر کے اور لوگوں کو بھی تکلیف ہے مگر خاص کر دیسی والے محلہ میں تو جہاں تین چار آوے ایکدم سے پکتے ہیں نہایت ہی تکلیف ہے۔ اور ہم نے تجربہ سے کہتے ہیں کہ ایسا دھواں نہایت ہی مضرت دہ ہے*

اگر ہماری میونسپل کمیٹی شہر پر اور خاصکر اُس محلہ والوں پر توجہ فرماے تو خوب ہے*

سنا جاتا ہے کہ شہر میں گوشت خراب اور بیلاد ملا ہوتا ہے اس موسم میں انسپکٹر صاحب کو زیادہ تر لحاظ کی ضرورت ہے*

خبر ہے کہ ۲۲ جون کو خورشید جاہ شمس الامرا امیر کبیر والئے حیدرآباد دکن یہاں رونق افروز ہونگے اور تحصیلدار صاحب لودیانہ کے نام رسد رسانی کا حکم جاری ہوگیا ہے یہاں سے امرتسر ولاہور و کاشمیر وغیرہ کی سیر فرما کر پھر اپنی دار الریاست کو تشریف لیجاوینگے۔ بارش بالکل نہیں ہوئی گرمی کی گرم بازاری بدستور ہے*

اشتہار

ہمارے پاس ایک ایف اے پاس کی جو مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر رہچکا ہے اور انٹرنس پاس شدہ ہے اور کچھ عرصہ تک کالج میں تعلیم پائی ہے موجود ہے۔ اگر کسی صاحب کو ایسے لیاقت شخص کی ضرورت ہو تو وہ مجھسے خط وکتابت کرے*
مہتمم نور افشاں

اعلان

ناظرین باتمکین اور اپنے مہربان کارسپانڈنٹ صاحبان کو بذریعہ اشتہار اعلان دیا جاتا ہے کہ آئندہ اگر کسی صاحب کو مضامین برائے اندراج اخبار نور افشاں ارسال فرمانا یا ایڈیٹوریل خط وکتابت کرنا منظور ہو تو اسسٹنٹ ایڈیٹر مسٹر ایم ویلی صاحب مشن پریس لودیانہ کے نام پر کریں البتہ روپیہ وپیسہ کا حساب وکتاب متعلقہ اخبار ابھی میری تحویل میں ہے سو اسبارے میں ہر ایک صاحب کو مجھسے مخاطب ہونا چاہئے اگر نور افشاں کے نامہ نگاران اپنے اپنے مکتوب الیہ کو پہچان کر بہ ترتیب خط وکتابت نہ کریں تو کاتب ومکتوب الیہ دونوں کو تکلیف ہوگی اور اس صورت میں نور افشاں کا ذمہ وار ہونا سخت دشوار ہے*

المشتہر
پادری ویریصاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویریصاحب کے اہتمام سے چھپا